بڑے پیمانہ پر نہایت تزک و احتشام کے ساتھ زینت دی ایک دن ایک گنبد میں جو شیشہ کا بنا ہوا تھا اپنی عصا پر ٹیکا دیئے ہوئے کھڑے تھے کہ عزرائیل علیہ السلام نے دنیا سے کوچ کا پیام دیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات

فلما قضینا علیه الموت ما دلهم علیٰ موته الا دابة الارض تاكل منساته فلما خر تبينت الجن ان لو كانوا يعلمون الغيب ما لبثوا في العذاب المهين

اجنہ کا عقیدہ تھا کہ غیب کا علم بندوں کو بھی ہوتا ہے اس لئے سلیمان علیہ السلام کا وصال ایسی حالت میں ہوا کہ جنوں کو اپنے عقیدے کی غلطی معلوم ہوگئی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی عصا کا ٹیک لگائے اسی طرح کھڑے تھے کہ ملک الموت نے روح قبض کرلی اور کامل ایک سال تک لاش اسی شکل میں باقی رہی جب دیمک نے عصا کو کھالیا تو آپ کی لاش زمین پر آرہی۔ اس اثنا میں بیت المقدس کی تعمیر جاری رہی کیونکہ کام کرنیوالے سمجھتے رہے کہ آپ زندہ ہیں اور ہر روز ہمارے کام کو دیکھتے رہتے ہیں اس کے بعد معلوم ہوگیا کہ یہ ان کی غلطی تھی اور اگر وہ غیب کی خبر کو جانتے تو ان کی موت سے بھی آگاہ ہو جاتے اور اس کام کے رنج کی مصیبت میں مبتلا نہ رہتے۔

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ

جامۂ عبدیت ہی چاک ہو بھی کا دور ہے
شیوۂ بندگی کہاں جنبشِ آذری کہاں
امتِ خیر کا یہی طغرۂ امتیاز ہے ؟؟؟

شانِ بلال کو کہیں ڈھونڈ رہے ہیں اور نہ طور ہے
بو بھی کچھ اور ہے شانِ بلالؓ اور ہے
بات کلامِ پاک کی لائقِ فکر و غور ہے

"مصلح"